بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قرن سوم

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۳ رمضان ۱۳۹۹ھ ۔ ۷ ظہور ۱۳۵۸ ہش ۔ ۷ اگست ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۷۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ ظہور (اگست) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

آج ضعف کی تکلیف رہی ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

---

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست
اور
چندہ وقفِ جدید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :-

جب رمضان مبارک آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ۔

جنّت کے دروازوں میں داخل ہونے کے لئے جسمانی عبادات بجالانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مالی قربانیاں پیش کرنا بھی نہایت ضروری ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت ہے ۔

اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے جب آپ ان مبارک ایام میں مالی قربانیوں میں قدم آگے بڑھائیں تو چندہ وقفِ جدید بھی ۲۹ رمضان مبارک سے قبل سو فیصدی ادا کرنے کی کوشش فرمائیں تاکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں وقفِ جدید کی طرف سے ۲۹ رمضان کو پیش ہونے والی دعائیہ فہرست میں آپ کا اسم گرامی بھی شامل ہو سکے ۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید ۔ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواھر الکلام

خدا تعالیٰ کی وحدت چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو تباہ کر دے

اللہ تعالیٰ کا کُل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ ۝ (الرحمٰن : ۲۷-۲۸)

ترجمہ :- اس (یعنی زمین) پر جو کوئی بھی ہے آخر ہلاک ہونے والا ہے اور تیرے رب کی ذات ہی باقی رہے گی جو عزت و شوکت اور جلال والا ہے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ (بخاری)

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سورج اور چاند لپیٹ دیئے جائیں گے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۔ "ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے ۔ اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا ، کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسّر نہیں آ سکتی ۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۸)

۲۔ "یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کُل چیزوں پر قادرانہ تصرّف ہے ۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ اس کے پوشیدہ تصرّفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو یا نہ ہو مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزارہا دردمندوں کی دعاؤں کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرّف ہے ۔ وہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے ۔ ہمارے لئے یہ ضروری امر نہیں کہ اس کی تہہ تک پہنچنے اور اسکی کُنہ اور کیفیت کو معلوم کرنے کی کوشش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایک شئے ہونیوالی ہے اسلئے ہم کو جھگڑے اور بحث میں پڑنے کی کچھ حاجت نہیں ۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲)

۳۔ "یہ درست ہے اور خدا تعالیٰ قدیم سے خالق چلا آتا ہے لیکن اس کی وحدت اس بات کو بھی چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو فنا کر دے ۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۹۳)

۴۔ "انسان جب تک ایک غریب اور بیکس بڑھیا کے ساتھ وہ اخلاق نہ برتے جو ایک اعلیٰ نسب عالی جاہ انسان کے ساتھ برتتا ہے یا برتنے چاہئیں اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا ۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۲۳)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

- دُنیا اور اس کے مرغوبات میں انتہائی استغراق
- نفسانی خواہشات کی پیروی کی ایک تازہ مثال
- دینی و تہذیبی وجود پر خطِ تنسیخ کھینچنے والے اعمال
- "کاش کہ ہم کبھی اپنے اُوپر شرمسار ہوں"

"عیاشیاں اور خرمستیاں"

یوگنڈا پر باقاعدہ فوج کشی کے ذریعہ عیدی امین کے اقتدار کے خاتمہ پر دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ماہنامہ "الحق" نے اِن الفاظ میں افسوس کا اظہار کیا ہے:۔

"یوگنڈا کا سقوط، ایڈریانوپل اور سقوطِ ڈھاکہ سے کم المناک اور افسوسناک واقعہ نہیں ہے مگر افسوس عالمِ اسلام اور بالخصوص عالمِ عرب کو اپنی عیاشیوں اور خرمستیوں سے اِس طرف ایک نظر اٹھا کر دیکھنے کی فرصت بھی نہ ملی۔"

(اقتباس از اداریہ ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک بابت جون ۱۹۷۹ء صـ۳)

رسالہ مذکور نے اچھا کیا کہ عیاشیوں اور خرمستیوں کی کوئی تفصیل نہیں دی۔ یہ تفصیل غم واندوہ اور درد والم میں مزید اضافہ کا موجب ہوتی۔ یہ صورتِ حال پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ دُنیا اور اس کے مرغوبات میں استغراق حد سے زیادہ بڑھ چکا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ صراطِ مستقیم کی طرف واپس لَوٹنے کے لئے کمال تضرع و ابتہال سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی جائیں۔ اِس ضمن میں جو دعا اللہ تعالیٰ نے خود سکھائی ہے اُس سے بڑھ کر موثر و مقبول دعا اور کونسی ہو سکتی ہے اور وہ یہی ہے:۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

(اے خدا!) ہم کو سیدھا راستہ دکھا، اِن لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام کیا، نہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ ہی گمراہوں کا۔

"دولت کی ریل پیل"

دولت کی ریل پیل انسانوں کو اسراف کا عادی بنا کر انہیں کس طرح للّٰہیت، سادگی اور سنجیدگی و وقار سے محروم کر کے نفسانی خواہشات کی پیروی اور بے راہ روی اختیار کرنے پر ابھارتی ہے اِس کی ایک تازہ مثال ایک اسلامی ملک میں قائم ہوئی ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہاں کی یہ پہلی اور واحد مثال ہے یا اِس کی حیثیت ایسی بہت سی مثالوں میں سے صرف ایک مثال کی ہے۔ بہر حال اِس مثال کی جو حیثیت بھی ہو اِس کا انکشاف اخبار میں شائع ہونے والی اِس خبر سے ہوا ہے:۔

"کراچی ۳۰ جولائی۔ سعودی عرب میں دولت کی ریل پیل سے دولت کے زیاں کا رجحان تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔ جدّہ سے شائع ہونے والے انگریزی اخبار "عرب نیوز" میں حال ہی میں ایک خبر چھپی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک بلّی کی دھوم دھام سے شادی ہوئی جس پر ایک لاکھ سعودی ریال خرچ کئے گئے۔ اخباری اطلاع کے مطابق اس بلّی کے مالک نے اِس موقع پر ایک شاندار ضیافت کا سامان کیا۔ مالک نے اپنی پیاری بلّی کے لئے ایک ایسے بِلّے کو منتخب کیا جو بقول اس کے کئی روز سے اسکے گھر آتا جاتا تھا اور دُور سے بلّی کو گھور کر دیکھا کرتا تھا۔ بلّی کے مالک نے اِس تقریب میں اپنے ایک سو رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں کو دعوت دی۔ بعد ازاں اِس شادی شدہ جوڑے کو ساحل پر واقع ایک بنگلے میں لیجایا گیا اور ایک سجے ہوئے کمرہ میں ان کی خلوت کا انتظام کیا گیا۔"

(روزنامہ "امروز" لاہور ۳۱ر جولائی ۱۹۷۹ء، آخری صفحہ)

سراسر خرافات کا آئینہ دار یہ زبردست اسراف اللہ تعالیٰ کے اِس انتباہ کے باوجود کیا گیا کہ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۲۸)۔ اللہ تعالیٰ کی دین اور اس کی عطاءِ بے حساب کی اِس سے زیادہ بے قدری اور ناشکری اَور کیا ہو سکتی ہے! چونکہ دولت کی ریل پیل لوگوں کو مکروہاتِ دُنیا میں مبتلا کرنے کا موجب بنتی ہے اِسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس امر سے آگاہ کرتے ہوئے کہ آخری زمانہ میں فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا لوگوں کو اِس سونے سے استفادہ کرنے سے منع فرمایا تھا (بحوالہ مسلم کتاب الفتن)

"کُھلے عام ساقی گری و میخواری"

جماعتِ اسلامی کے بانی سیّد ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے رسالہ "ترجمان القرآن" کے ایڈیٹر اور جماعتِ اسلامی کے قدیمی رکن جنابِ نعیم صدیقی صاحب پچھلے دنوں امریکہ کے دَورہ پر گئے ہوئے تھے۔ ان کے "سفرنامہ" کی کچھ قسطیں روزنامہ "نوائے وقت" میں شائع ہوئی ہیں۔ امریکہ سے واپسی کا سفر (نیویارک سے جدّہ تک) انہوں نے مراکش کی فضائی کمپنی "ائرمراک" کے طیارہ میں کیا۔ ایک مسلمان ملک کی فضائی سروس کے طیارہ میں جو کچھ ان کے مشاہدہ میں آیا اُس کی ایک جھلک دکھاتے ہوئے وہ رقمطراز ہیں:۔

"ائرمراک" میں کُھلے عام شراب تقسیم ہوتی رہی اور پینے والے پیتے رہے اور اِکّا دُکّا نہ پینے والے سوتے رہے۔ مَیں پینے پر بھی تیار نہ تھا اور اس حال میں نیند بھی اُچاٹ ہو گئی۔ لہٰذا وضو کیا اور نماز پڑھنے کی طرف متوجہ ہوا۔ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے کچھ جسم کو جھکایا کچھ روح کو جھکایا۔ پاس کے "مراکی" یا "مراقی" (مراکش کے شہری) شراب کی چسکیاں لیتے رہے۔ سوچتا رہا کہ یا تو مَیں ٹیڑھا مسلمان ہوں اور یا یہ لوگ۔ لیکن اگر مَیں ہوں، ہم سب ایک ہی مِلّت ہیں تو ہم سب کے کردار اور اعمال مِل جُل کر ہی تو اثرات و نتائج دکھا رہے ہیں۔ مسلمان قوم کے جہاز، مسلمان کارندے، مسلمان مسافر (بیشتر) اور پھر یہ ساقی گری اور میخواری! اپنی نفی کرنے کی بھی کوئی حد ہوتی ہے! ہم نے جیسے اپنے پورے دینی و تہذیبی وجود پر خطِ تنسیخ ہی کھینچ دیا ہے بلکہ خطِ نستعلیق بھی۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور یکم اگست ۱۹۷۹ء صـ۲)

ایک مسلمان ملک کی مسلمان فضائی سروس کے جہاز کے مسلمان کارندوں کی ساقی گری اور خود مسلمان مسافروں کی اجتماعی میخواری انتہائی قابلِ افسوس کیوں نہ ہو جبکہ اِس اُمّ الخبائث کو اللہ تعالیٰ نے رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ یعنی ناپاک اور شیطانی کام قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِس سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ فلاح میسّر آئے تو کیونکر آئے۔ ایک میخواری ہی کا نہیں رونا تو بقول نعیم صدیقی صاحب اِس بات کا ہے کہ مِلّت کے اجتماعی کردار اور اعمال نے اپنے پورے دینی و تہذیبی وجود پر خطِ تنسیخ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔

اے ارحم الراحمین خدا! تُو ہمارے دُکھی دلوں کی فریاد سُن اور اپنے فضل سے جملہ افرادِ اُمّت کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما تا اِس اُمّت کا خیرِ اُمّت ہونے کا اعزاز بحال ہو۔ دل تیرے قبضہ و تصرف میں ہیں تُو انہیں دوبارہ ہدایت کی طرف پھیر دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخش، امین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

"چاروں طرف لُوٹ مار کی دُنیا"

پھر نعیم صدیقی صاحب کو کاسابلانکا سے جدّہ پہنچنے پر وہاں کے ایئر پورٹ پر جن حالات سے دوچار ہونا پڑا وہ کچھ کم تکلیف دہ اور افسوسناک نہ تھے۔ صدیقی صاحب مکّہ میں عمرہ کرنے کے لئے وہاں اُترے تھے۔ سَر منڈاتے ہی جو اولے پڑے اُس کا حال خود اُنہی کی زبانی درج ذیل ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"مَیں دل ہی دل میں سوچتا رہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی طرف آنے والوں کے لئے کہاں کہاں

(باقی صـ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی برکات

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

(۳)

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے

بے شک رمضان المبارک مہینے کے روزے رکھنا فرض ہیں۔ اس میں روحانی اور جسمانی بے شمار فوائد ہیں۔ پھر بھی مجبوری کی حالت میں اگر کوئی بیمار یا سفر پر ہو اس کو پھر بھی وہ چھوڑے ہوئے روزے رمضان المبارک کے بعد ضرور رکھنے پڑینگے مگر بعض لوگ سفر میں روزہ فرض رکھ لیتے ہیں۔ اور اس کو نبھا بھی لیتے ہیں۔ تو اس صورت میں وہ نفلی روزہ ہوگا۔ اور فرض روزہ اس ماہ کے بعد رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

السفر سقرٌ ولو کان میلاً

سفر ایک میل کا بھی جہنم ہوتا ہے۔

نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لیس من البر فی السفر

کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے۔

ان اللّٰہ وضع عن المسافر شطر الصلٰوۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی۔

(کتاب الصوم باب صوم المسافر الفصل الاول مشکوٰۃ ص ۱۷۸)

حضرت انس بن مالک الکعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے مسافر کی نصف نماز معاف کر دی ہے۔ اور روزہ بھی معاف کر دیا ہے۔ اور اسی طرح دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ سے بھی۔

ازاں بعد بھی اگر کوئی مسافر سینہ زوری کرے اور روزہ رکھ لے۔ تو پھر وہ نافرمان ہوگا۔ کیونکہ خداوندی ارشاد بھی یہی ہے۔

اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ (۲/۱۸۴)

(سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

"بیمار اور مسافر کے روزے رکھنے کا ذکر ہوا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے۔ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھے۔ تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گزرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے کہ

فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ

یعنی جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں وہ رمضان کے دنوں کے بعد روزے رکھے۔

اس میں خدا تعالے نے یہ نہیں فرمایا کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے انہی ایام کے مرض و سفر میں روزے رکھے تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا کا صریح حکم ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اس پر فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو امر زائد ہے۔ اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالےٰ کا حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔" (اخبار بدر ۱۷ر اکتوبر ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کے زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ بلکہ حکم عام ہے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزے رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتوےٰ لگے گا۔"

دائمی مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں

اس بارے میں خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۲/۱۸۵)

ان لوگوں پر جو اس کی (یعنی فدیہ رمضان کی) طاقت رکھتے ہیں ایک مسکین کا کھانا (بطور فدیہ رمضان کے) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اگر تم علم رکھتے ہو (یعنی سمجھ سکتے ہو) کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔"

فدیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

آپ اس بارہ میں فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو فرمایا" جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچہ کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی۔ اور سال پھر اس طرح گزر جائیگا۔ ایسے مریض کے لئے جائز ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ فدیہ صرف شیخ فانی یا ان جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت بالکل نہیں رکھتے۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جاسکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں۔ وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالےٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جائے گی۔" (بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

پھر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے "کہ جو مزدور محنتی کا روزہ" وہ کیسے رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب یہ سوال پوچھا گیا۔ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے۔ ایسے مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

آپؑ نے فرمایا۔

"اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقوےٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب یسر ہو رکھ لے۔ اور وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ کی نسبت فرمایا کہ معنے یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے"

روزہ کس حالت مجبوری میں چھوڑنا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء)

آنکھ کے بیمار کا روزہ

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہے تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں فرمایا:۔

"یہ سوال ہی غلط ہے بیمار کے لئے روزہ رکھنے کا حکم نہیں۔" (بدر ۷ جنوری ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

بحالت روزہ آنکھوں میں سرمہ ڈالنا

ایک شخص کا سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے۔ فرمایا:۔

"مکروہ ہے ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا لے۔"

(بدر ۷ فروری ۱۹۰۷ء)

اشیاء غیر ناقضہ روزہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تکسیر یا قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اپریشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا نہ مالش روغن سے اور نہ سونگھنے سے اور نہ خوشبو سے۔ نہ سر میں تیل ڈالنے سے۔ نہ کلوروفارم سے۔" (رسالہ تعلیم الدین مارچ ۱۹۳۷ء)

تراویح

حضرت جابرؓ روایت فرماتے ہیں کہ

صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى رمضان ثمان ركعات ثم أوتر فلما كانت القابلة اجتمعنا فى المسجد ورجونا ان يخرج علينا حتى اصبحنا (رواہ ابن خزیمہ)

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں نماز (تراویح) ہمیں پڑھائیں۔ پھر وتر پڑھائے۔ پھر دوسری رات ہم مسجد میں جمع ہوئے اور امید تھی کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے۔ مگر آپ صبح تک نہ آسکے۔

(بحوالہ رسالہ تعلیم الدین ماہ اپریل ۱۹۳۷ء)

اعتکاف

اعتکاف کے معنی دھرنا مار کر بیٹھنے کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر رمضان شریف کے مہینہ میں گھر سے مسجد میں جا کر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بیٹھنا۔ اور پھر شوال کا چاند دیکھ کر ایک معتکف گھر آتا ہے۔ اور اعتکاف کے لئے ضروری ہے کہ روزے دار ہی معتکف ہو۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ اعتکاف ایسی مسجد میں بیٹھا جائے جہاں نماز باجماعت بھی ہوتی ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور مسجد میں ہی بیٹھے بیٹھے کنگھی کرنے کے لئے میرے کمرہ میں داخل ہوتے تھے۔ میں کنگھی کر دیتی تو پھر آپ واپس مسجد میں چلے جاتے۔ ایک معتکف تیمارداری کے لئے نہیں جا سکتا اور نہ ہی جنازہ کے لئے جا سکتا ہے۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا ہے۔

هو يعتكف الذنوب ويجرى له من الحسنات كعامل الحسنات كلها۔ (ابن ماجہ)

اعتکاف کی وجہ سے معتکف جملہ گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اسے نیکیوں کا بدلہ جو اس نے اعتکاف میں بجا لائی تھیں اسے اسی طرح ملتا ہے جیسا کہ اب بھی بجا لا رہا ہے۔

نیز آپ نے فرمایا معتکف کی کیفیت اس شخص کی ہے

والقى نفسه بين يدى الرحمٰن فقال والله لا ابرح حتى يرحمنى

جو کلی طور پر اپنے آپ کو خدا کے حضور ڈال دیتا ہے اور کہتا ہے۔ اے خدا مجھے تیری قسم میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ یہاں تک تو مجھ پر رحم فرمائے۔

ایک معتکف اپنی چارپائی پر بھی سو سکتا ہے جو مسجد میں ہی ہوگی۔ یہ عشرہ اتنا مبارک ہوتا ہے کہ انہی راتوں میں لیلۃ القدر کی آمد بھی ہوتی ہے۔

لیلۃ القدر

لیلۃ القدر پر عظمت رات کا وقت ہے۔ وہ ظاہری طور پر بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اس رات کی عظمت کو قرآن مجید نے بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ

ہم نے یقیناً اس (قرآن یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کو ایک (عظیم الشان) تقدیر والی رات میں اتارا ہے اور (اے مخاطب) تجھے کیا معلوم ہے کہ (یہ عظیم الشان) رات جس میں تقدیریں اترتی ہیں کیا شے ہے۔ یہ (عظیم الشان) تقدیروں والی رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے (ہر قسم کے) فرشتے اور (کامل روح اس (رات) میں اپنے رب کے حکم سے تمام (دینی و دنیوی) امور لے کر اترتے ہیں (پھر فرشتوں کے اترنے کے بعد تو) سلامتی (ہی سلامتی ہوتی) ہے۔ (اور) یہ (حال) صبح کے طلوع ہونے تک (رہتا) ہے۔

یہ رات رمضان المبارک کے آخری دہاکا میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ طاق راتوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ۔

لیلۃ القدر سے یہ سبق مل سکتے ہیں اول یہ کہ جو انسان خلوص اور نیت نیک کے ساتھ ابتداء سے کام کرے گا اس کا انتہا اچھا اور دوم یہ کہ اگر کسی کے لئے لیلۃ القدر کی حالت پیدا نہیں ہوتی تو معلوم ہوا کہ گو اس کا پہلا زمانہ اچھا ہوتا تھا اور وہ اچھے کام کرتا نظر آتا تھا۔ مگر اس میں کچھ ایسے نقص تھے کہ جن کی وجہ سے اس کی خدمات قبول نہ ہوئیں۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے اعمال کے تسلسل کو جاری نہ رہنے دیا۔"

اور مزید فرمایا:۔

"اور اپنی زندگی کے آخری عشرہ کے لئے ایسے سامان مہیا کرنے چاہئیں کہ انہیں لیلۃ القدر کے فیوض حاصل ہو سکیں اور ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی زندگی کے پہلے ایام میں تو کام کریں لیکن انجام کے وقت جب اس میں کام کرنے کی طاقت نہ رہے۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد حاصل نہ ہو جو اپنے محبوب بندوں کو دیتا ہے۔ اور جو بخشش کے طور پر اس کی طرف سے ملتی ہے۔ اس وقت وہ اپنا خاص فضل نازل کرے۔ اور اپنی برکات کا وارث بنائے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۹ اپریل ۱۹۶۸ء)

بلفظ دیگر ان روحانی مناظر کو جسمانی مناظر سے وابستہ کر دیا ہے۔ اور لیلۃ القدر والی رات کو بابرکت بنا کر دنیا کو ایک نمونہ دکھلا دیا ہے۔ (باقی)

تقویٰ کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقوےٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔" (تقریر دسمبر ۱۸۹۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۳۴ سال پہلے ——— ۷؍اگست ۱۹۴۵ء

ایٹم بم کے استعمال کے خلاف حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا شدید احتجاج

امریکہ نے جاپان کے دو شہروں پر ایٹم بم پھینک کر لاکھوں افراد کو ہلاک کر دیا

آج سے ٹھیک ۳۴ سال پہلے تہذیب، شرافت اور نام نہاد امن کے علمبردار ملک امریکہ نے جاپان کے شہر ناگاساکی پر ایٹم بم گرایا۔ اس سے ایک دن قبل مشہور صنعتی اور ثقافتی مرکز ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا گیا تھا۔ ان بموں سے تاریخ انسانی کی شدید ترین تباہی رونما ہوئی۔ نہ صرف لاکھوں افراد چشم زدن میں لقمۂ اجل بن گئے بلکہ ۶۰ فی صد عمارتیں پیوندِ خاک ہو گئیں اور ان شہروں کی حالت وہ ہو گئی جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً خبر دی گئی تھی کہ

"ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا"

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا انتہائی بلند پایہ جذبۂ انسانی سے بھرپور و معمور دل اس سانحے پر تڑپ اٹھا۔ چنانچہ حضور نے دس اگست ۱۹۴۵ء کو ڈلہوزی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اس انسانیت کش بم کے استعمال کے خلاف زبردست احتجاج کیا اور فرمایا کہ:

"ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کر دیں کہ ہم اس قسم کی خونریزی کو جائز نہیں سمجھتے خواہ حکومت کو ہمارا یہ اعلان بُرا لگے یا اچھا"

نیز فرمایا کہ:۔

"ان باتوں کے نتیجے میں مجھے نظر آ رہا ہے کہ آئندہ زمانے میں جنگیں کم نہیں ہوں گی بلکہ بڑھیں گی اور وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اٹیومک بموں سے بڑی طاقتوں کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے یا ان کے مقابلہ میں کوئی جنگی طاقت حاصل نہیں کر سکے گا یہ لغو اور بچوں کا سا خیال ہے ... یاد رکھو خدا کی بادشاہت غیر محدود ہے اور خدا کے لشکروں کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ۔ یعنی تیرے ربّ کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اگر بعض کو اٹومک بم مل گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ وہ کسی سائنسدان کو کسی اور نکتہ کی طرف توجہ دلا دے اور وہ ایسی چیز تیار کرے جس کے تیار کرنے کے لئے بڑی بڑی لیبارٹریوں کی ضرورت نہ ہو بلکہ ایک شخص گھر میں بیٹھے بیٹھے اس کو تیار کرے اور اس کے ساتھ دنیا پر تباہی لے آئے اور اس طرح وہ اٹومک بم کا بدلہ لینے لگ جائے۔"

تاریخ احمدیت جلد دہم کے صفحہ ۵۲ پر مکرم مولانا دوست محمد شاہد نے تحریر کیا ہے کہ اس ضمن میں حضور رضی اللہ عنہ نے اہل عالم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لطیف نکتے کی طرف بھی متوجہ کیا ہے کہ آگ کا عذاب دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے مسلمانوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ اپنے دشمنوں کو آگ سے تکلیف پہنچائیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"تیرہ سو سال پہلے دنیا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائیوں کے کم کرنے کا راستہ بتایا تھا۔ جب تک دنیا اس راستہ پر نہیں چلے گی، لڑائیاں کم نہیں ہوں گی بلکہ بڑھیں گی امریکہ اور یورپ والے امن نہیں پائیں گے جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ وہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ نہ کہیں گے ہمیں ان آگ کی چیزوں کو ناجائز قرار دینا چاہیئے اس وقت تک حقیقی امن ان کو نصیب نہیں ہو گا۔"

(الفضل ۱۶؍اگست ۱۹۶۵ء)

اٹامک بم کے خلاف اُٹھنے والی یہ پہلی آواز تھی جس کے بعد خود یورپ میں اس کی تائید شروع ہو گئی۔ حضور رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں فرمایا تھا کہ: "ہمیں ان آگ کی چیزوں کو ناجائز قرار دینا چاہیئے" چنانچہ دنیا بھر میں ایٹم کے استعمال کے خلاف بڑے پیمانے پر ردّعمل ہوا اور اس کے نتیجے میں دنیا کے بیشتر ملکوں نے ایٹم کو امن کے لئے استعمال کرنے کے معاہدوں پر دستخط کئے اور NON PROLIFERATION TREATY پر دنیا بھر کے ممالک کے سربراہان کے دستخط کرائے گئے اور ابھی یہ مہم جاری ہے کہ اس معاہدے پر جن ممالک نے دستخط نہیں کئے ان سے دستخط کروائے جائیں تاکہ ملکوں کو ایٹم کی جنگ کی بجائے امن کی خاطر استعمال کرنے کا پابند کیا جائے۔ اسی سلسلے میں حکومتِ پاکستان کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ جنوبی ایشیا یعنی پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا وغیرہ کے علاقہ کو غیر ایٹمی علاقہ قرار دیا جائے اور یہاں پر کوئی ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کی یقین دہانی کروائی جائے۔

"صحیح تاریخ ایک عمدہ معلّم ہے"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تصحیح

۲۵؍جولائی ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے قیام کے سلسلے میں شیرِ کشمیر شیخ محمد عبداللہ کے ایک شعر کا ذکر آیا ہے، یہ شعر شیخ عبداللہ کا نہیں بلکہ مولانا ظفر علی خان کا ہے۔ شیخ عبداللہ صاحب کے بارہ میں معلوم ہوا ہے کہ وہ شاعر نہیں ہیں۔ اسی طرح یکم اگست ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ڈاکٹر مارٹن کلارک کی طرف سے مقدمہ اقدامِ قتل کا ذکر ہے اس میں مذکورہ عبدالحمید بنیادی طور پر مسلمان تھا اور اسے مذاہب تبدیل کرنے کا شوق تھا۔ اس لئے وہ ہندو بھی ہوا اور پھر عیسائی ہو گیا۔ ہم ان فروگذاشتوں کی تصحیح کے لئے مکرم میر عبدالعزیز صاحب، مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار، مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب اور مکرم مبارک مصلح الدین صاحب کے ممنون ہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ادارہ)

(مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

اعلانات دار القضاء

(۱) مکرمہ حافظہ بیگم صاحبہ بیوہ میاں مولا بخش صاحب ولد اللہ دتا صاحب نیو پور پارک ضلع فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند میاں مولا بخش صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ $\frac{1}{34}$ واقع محلہ دار الرحمت میرے خاوند مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور ملک حفیظ الرحمٰن صاحب ابن مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۱) انور بیگم صاحبہ۔ ۲) منورہ بیگم صاحبہ۔ ۳) امتہ الرحمٰن صاحبہ۔ ۴) بشیر اختر صاحبہ دختران مرحوم

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ $\frac{1}{34}$ ملک حفیظ الرحمٰن صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

نہ تو مرحوم موصی تھے اور نہ ہی وارثان مرحوم میں سے کوئی موصی ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(۲) مکرم محمد رفیق کوٹ دیال داس تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شکر دین صاحب ولد بوٹا خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت $\frac{6169}{1-9-51}$ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ -/۴۰۰ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے دیگر وارثان کو رقم مذکور ہماری والدہ محترمہ اللہ رکھی صاحبہ کو ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مذکور میری والدہ کو ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

نہ تو مرحوم موصی تھے اور نہ ہی وارثان مرحوم میں سے کوئی موصی ہیں۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتی اجتماع مجلس انصار اللہ شیخوپورہ شہر

گرمی کی شدت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے احباب جماعت اور غیر از جماعت احباب سے ملاقاتوں کا سلسلہ بند ہونے کے باعث ایک قسم کی تشنگی محسوس کی جارہی تھی۔ اس اثناء میں مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع حضور پُرنور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے ربوہ تشریف لے گئے۔ حضور پُرنور نے مکرمی چوہدری صاحب کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

"بہت دیر کی مہرباں آتے آتے"

مکرم چوہدری صاحب نے حضور پرنور سے درخواست کی کہ حضور اپنے اسلام آباد روانگی کے وقت شیخوپورہ کے احباب کو ملاقات کا شرف عطا فرمائیں لیکن حضور پرنور نے لمبے سفر کی وجہ سے اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ چنانچہ ملاقاتوں کا سلسلہ پہلے سے ہی بند ہونے اور حضور پرنور کی ربوہ سے امور دینیہ کی مصروفیات کے باعث عدم موجودگی سے جو مزید تشنگی پیدا ہوئی تھی اس کو کسی حد تک کم کرنے کے لئے مکرم ملک لطیف احمد صاحب سرور زعیم اعلیٰ انصار اللہ نے مکرم چوہدری صاحب امیر ضلع کے فرمان کے مطابق صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں اس اجلاس کے انعقاد کی منظوری کے لئے تحریری اور زبانی درخواست پیش کی اگرچہ محترم صدر صاحب کے دورہ صوبہ سرحد اور بعد ازاں صوبہ سندھ و کراچی کے پروگرام کی وجہ سے منظوری کا ملنا محال تھا لیکن آپ نے از راہِ شفقت کراچی سے واپسی پر ۶ر جولائی کی منظوری مرحمت فرمائی۔

۲۔ صاحبزادہ حضرت میاں صاحب سے اجتماع کی منظوری حاصل کرنے کے بعد اس تربیتی اجتماع کے لئے انتظامات شروع کر دیئے گئے۔ چنانچہ اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے زعیم اعلیٰ و قائد ضلع اور قائد شہر نے مکرم امیر صاحب ضلع کی معیت میں کلسیاں، سانگلہ ہل و نارنگ، مریدکے، وار برٹن، ننکانہ صاحب اور بھیکی کی مجالس کے دورے کئے۔ خدام بھی اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے مختلف مجالس میں گئے اس کے علاوہ ضلع کی مختلف مجالس کو اس اجتماع کے متعلق اطلاع دینے کے لئے پچاس عدد خطوط روانہ کئے گئے اور ذاتی ملاقاتیں بھی کی گئیں۔

۳۔ شدید گرمی کے باوجود اس روز ۷۵۰ سے زائد حاضری تھی یعنی احمدی مقامی و دیگر مجالس ۵۰۰ اور غیر از جماعت افراد ۲۵۰ تھے۔ مستورات کی تعداد اس کے علاوہ تھی۔ بیرون از شیخوپورہ تشریف لانے والے ۴۵۰ احباب کو ½۱۱ بجے سے دو بجے تک کھانا کھلایا گیا۔ کھانے کا انتظام مکرم شیخ کرامت علی صاحب کے کارخانہ میں کیا گیا تھا جو کہ خاکسار کی زیر نگرانی تھا۔ ایک مقامی معزز غیر از جماعت دوست مکرم رشید احمد صاحب نے شامیانے اور کراکری وغیرہ کا سامان مفت مہیا فرمایا۔ وہ ہمیشہ ایسی جماعتی تقریبات پر ہماری اسی طرح امداد کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو قبول فرمائے اور ان کو اپنے بے پایاں فضلوں سے نوازے آمین

۴۔ مرکز سے مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب قائد عمومی بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی میٹنگ سے پیشتر زعمائے کرام ضلع کی کارکردگی کا مختصر جائزہ لیا اور مناسب ہدایات فرمائیں۔

۵۔ محترم صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب مؤرخہ ۶ر جولائی کو ہی بذریعہ جہاز کراچی سے لاہور پہنچے اور وہاں سے شیخوپورہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ یہاں پہنچ کر آپ نے مکرم چوہدری صاحب امیر ضلع کی کوٹھی پر ضلع وار نظام کی میٹنگ میں شامل افراد سے ملاقات کی۔ آپ نے ۲ بجے سے ۳ بجے تک خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا۔

۶۔ خطبہ جمعہ میں محترم صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ نے جماعت احمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ احمدیوں کا دوسرے لوگوں سے ایک نمایاں فرق ہے اور یہ فرق ہمیشہ رہنا چاہیئے۔ ہم میں بنی نوع انسان کی ہمدردی بدرجہ اتم موجود ہونی چاہیئے کیونکہ ہم اپنے آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں اس لئے ہماری رحمت ایسی وسیع ہونی چاہیئے جس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی کسی نسل، فرقہ، مذہب اور رنگ کے امتیاز کے بغیر تھی۔ اس لئے ہمارا مقصود بھی یہی ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت بھی ان پر ہوتی ہے جو بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ چونکہ ساری دنیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہے اس لئے اگر ہم اس بات کو مدِّنظر رکھ کر بات کریں گے تو نتیجہ بھی وسیع ہوگا۔

موجودہ دَور میں دنیا اور عالمِ اسلام کے لئے خصوصی دعا کی ضرورت ہے۔ عالم اسلام سخت خطرات میں ہے۔ پاکستان سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس لئے اس ملک کی مشکلات ہمارے لئے پریشانیاں پیدا کرتی ہیں۔ سچی فطرت ارد گرد کے حالات کو دیکھ کر کبھی خوش نہیں ہوسکتی۔ جماعت احمدیہ خدا کے نزدیک پکڑی جائے گی اگر انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھا۔ جماعت احمدیہ کی اکثریت اپنے دوستوں کی دوستی کا حق کما حقہٗ ادا کرنے سے غفلت کر رہی ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دوسروں سے ہمدردی کرے اور انہیں احمدیت کی دعوت دے۔ ہر جانور میں کوئی نہ کوئی خوبی پائی جاتی ہے۔ مثلاً کتے کی وفاداری مشہور ہے۔ ہاتھی کی سوجھ بوجھ اور کوّے کی اپنے ہم جنسوں سے ہمدردی، خیر خواہی وغیرہ پس یہ سب اوصاف تو فرداً فرداً جانوروں میں بھی پائے جاتے ہیں لیکن انسان ان سب اخلاق کا جامع ہے اور ہر خلق میں ہر جانور سے بہت بالا مقام حاصل کر سکتا ہے، وہ اشرف المخلوقات صرف انہی معنوں میں کہلا سکتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونا کوئی معمولی کام نہیں کیونکہ آپ کی طرف منسوب ہونے والا دنیا کے سب سے عظیم انسان کی طرف منسوب ہو رہا ہے۔ آپ کی شان اس امر میں ہے کہ اگرچہ انبیاء خلق عظیم میں اپنے زمانے کے تمام اشرف المخلوقات انسانوں سے آگے نکل گئے لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مکارم الاخلاق اور حسن و احسان میں تمام انبیاء سے فرداً فرداً بھی اور اجتماعی طور پر بھی بہت آگے نکل گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری شان جس کی طرف آج خاص طور پر آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں قرآن کریم کی اس آیت میں مذکور ہے کہ "دَنیٰ فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ"

رسول کریمؐ خدا کے اتنے قریب ہوئے کہ اس سے زیادہ قُرب کا تصوّر ممکن نہیں۔ پھر مخلوقِ خدا کی طرف جھک گئے اور لوگوں کو بتایا کہ جو کچھ میں نے پایا ہے، تمہیں بھی اسی کی دعوت دیتا ہوں۔ پھلدار شاخیں ہمیشہ جھک جاتی ہیں "فَتَدَلّٰی" میں جھکنا مراد ہے۔ جیسا کہ پھلدار درخت جھکتا ہے۔ اس لئے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ زبانی دعوؤں میں سچی محبت کا رس گھولیں اور اپنے عظیم آقا کا اسوہ اختیار کریں ان درختوں کی طرح جن کی شاخیں میٹھے پھلوں کے بوجھ سے زمین کی طرف جھک جاتی ہیں اور اپنے فیض بھوکے اور پیاسے مسافروں سے اور بھی قریب کر دیتی ہیں۔ آپ بھی حسن و احسان کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر بنی نوع انسان کی طرف جھک جائیں۔

وقت بہت نازک ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ ایسا زمانہ بھی قریب ہے کہ شاید خود آپ کو اپنی ہوش بھی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

۷۔ بعد ازاں ساڑھے تین بجے سے چھ بجے شام تک سوال و جواب کی مجلس کا انعقاد ہوا غیر از جماعت احباب نے مختلف نوعیت کے اعتراضات کئے۔ حضرت میاں صاحب نے نہایت ہی خندہ پیشانی سے ان اعتراضات کے جوابات قرآن حکیم اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں دیئے جس کا سامعین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔ چنانچہ تین غیر از جماعت احباب نے اسی لمحہ حضرت میاں صاحب کی موجودگی میں بیعت فارم پُر کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ایک بیعت مکرم احمد دین صاحب زعیم انصار اللہ کلسیاں نے کروائی اور دو مقامی بیعتیں ہوئیں۔

۸۔ چھ بجے سے ساڑھے سات بجے تک محترم مکرم میاں صاحب نے مکرم امیر ضلع کی کوٹھی پر ۱۲ غیر از جماعت وکلاء سے رسمی بات چیت کی اور انہیں جماعت کے عقائد، موجودہ عالم اسلام کی حالت اور درپیش خطرات سے متنبہ کرتے ہوئے انہیں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ وکلاء صاحبان نے حضرت میاں صاحب کی باتوں کو نہایت توجہ سے سُنا اور آئندہ خود اپنے طور پر اس قسم کی تقریب منعقد کرنے کا اظہار فرمایا۔ مکرم چوہدری صاحب نے اس موقع پر نہایت ہی بے تکلف ٹی پارٹی کا اہتمام فرمایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اجتماع کے نہایت بابرکت نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

نیز میں انصار اللہ مرکزیہ کے تعاون اور خدام الاحمدیہ شیخوپورہ کی مساعی کا خصوصی ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضلوں سے ہمیں خدمت دین کی احسن طور پر توفیق دے۔ آمین۔

(محمد احمد نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ شیخوپورہ شہر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان میں پانچ مساجدِ احمدیہ تعمیر کرنے کی تجویز

جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کے چودھویں سالانہ جلسے کا کامیاب انعقاد

جرمنی، ہالینڈ، سویڈن، کینیڈا اور نائیجیریا سے احباب جماعت کی شمولیت

لندن ۔ مشنری انچارج برطانیہ و امام مسجد فضل لندن محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کہا ہے کہ برطانیہ کے مختلف حصّوں میں جماعتِ احمدیہ کی پانچ مساجد تعمیر ہونی چاہئیں کیونکہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے مساجد کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ محترم شیخ صاحب نے اِن خیالات کا اظہار جماعتِ احمدیہ برطانیہ کے چودھویں سالانہ جلسے میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ جلسہ ۱۹۔۲۰ رمئی کو محمود ہال لندن اور ویمبلڈن ٹاؤن (لندن) میں منعقد ہوا جس میں گذشتہ سالوں کی نسبت ۲۰۰ زائد افراد نے شرکت کی۔ اِس جلسہ سالانہ میں برطانیہ کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے احمدی دوستوں کے علاوہ مغربی جرمنی، سویڈن، کینیڈا، ہالینڈ اور نائیجیریا سے آئے ہوئے دوست بھی شامل ہوئے۔ عورتوں کا جلسہ ۲۰ رمئی کو محمود ہال میں منعقد ہوا جبکہ مردوں کا جلسہ ۱۹ رمئی کو محمود ہال میں اور ۲۰ رمئی کو ویمبلڈن ٹاؤن ہال میں ہوا جسے کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا۔ جلسہ کے پہلے دن محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی زیرِ صدارت مختلف جماعتوں کے قائدینِ مجالس خدام الاحمدیہ کی میٹنگ ہوئی جس میں قائدین نے اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ محترم شیخ صاحب نے قائدین کو ہدایت فرمائی کہ وہ ایسے ذرائع پر غور کریں جن کے ذریعے انگلستان کے مختلف مقامات پر مساجد بنائی جاسکیں۔ اس کے علاوہ اِس اجلاس میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات کے بارے میں پروگرام کا بھی جائزہ لیا گیا۔ جلسہ کے دوسرے روز شیخ مبارک احمد صاحب کی زیرِ صدارت تمام جماعتوں کے صدر صاحبان، اراکین مجلس عاملہ اور ممبران انصار اللہ کی میٹنگ ہوئی جس میں نوجوانوں کی تربیت کے لئے دس پندرہ روز کی تربیتی کلاسیں منعقد کرنے کے پروگرام پر غور کیا گیا اور اہم فیصلے کئے گئے۔

سب سے اہم تقریر

چودھویں جلسہ سالانہ کے ایک اہم مقرر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تھے جنہوں نے دوسرے روز اپنے اختتامی خطاب میں ارشاد فرمایا کہ الٰہی جماعتوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہمیشہ یہ مسلک رہا ہے کہ ان کے مقابل پر جو بھی آیا وہ پاش پاش ہوگیا۔ اس ضمن میں مکرم چوہدری صاحب نے جماعتِ احمدیہ کے حق میں رونما ہونے والے ایسے الٰہی نشانوں کا ذکر کیا اور واضح طور پر ثابت کیا کہ ایک قادر و توانا خدا زندہ موجود ہے جو اپنے برگزیدہ بندوں اور ان کی جماعتوں کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے مخالفین کے منصوبوں کو ناکام کرتا ہے۔ محترم چوہدری صاحب نے اختتامی دعا بھی کروائی۔

جلسہ کے مقررین

جلسہ کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کیا اور اپنے خطاب میں وہ اغراض و مقاصد بیان کئے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لِلّٰہی جلسوں کے بیان فرمائے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے دیگر مقرروں میں سکاٹ لینڈ میں برطانوی نژاد مبلغ اسلام مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ، قائد خدام الاحمدیہ لندن مکرم ہاشم سعید صاحب، سابق مبلغ ہالینڈ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب، مبلغِ اسلام برطانیہ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی، یارک شائر و لنکا شائر کی جماعتوں کے مبلغِ اسلام مکرم انیس الرحمٰن صاحب، مبلغ انچارج سویڈن مکرم کمال یوسف صاحب، مغربی جرمنی کے مبلغ انچارج مکرم منصور احمد خان صاحب، نائیجیریا سے آئے ہوئے مکرم الحاج لکوئے، مکرم عبدالکریم صاحب شرما، مکرم بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لندن، مبلغِ اسلام مکرم منیر الدین صاحب شمس شامل تھے۔

مہمان نوازی

جلسہ پر آئے ہوئے مہمانوں کو احباب جماعت نے اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔ دونوں روز تمام مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ جلسہ کے دوسرے روز مستورات نے چپاتیاں پکا کر دیں جنہوں نے اس میں حصہ لیا ان میں سے بعض یہ ہیں۔ مسز اشرف، عثمان چینی، مسز منان میاں، مسز روحی شاہ، مسز ناصر، مسز رضیہ ملک، مسز فضل الٰہی بٹ، مسز بشریٰ خواجہ، مسز بشریٰ احمد اور مسز سعید سہگل۔ اس کے علاوہ مکرم حنیف الرحمٰن صاحب، مکرم اعجاز بٹ صاحب، مکرم خالد اختر صاحب، مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب (سیکرٹری ضیافت) اور بعض دوسرے دوست ساری رات کھانا پکانے میں مصروف رہے۔

جلسہ کے شرکاء کو پہلے روز محمود ہال میں بین الاقوامی کانفرنس بر وفات مسیح کی فلم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی آواز والی فلم، اور جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۸ء کی مووی فلم جو مکرم منیر الدین صاحب شمس نے تیار کی تھی دکھائی گئی۔

درخواست دعا

خاکسار بلڈ پریشر کی وجہ سے پہلے ہی بیمار ہے اب لُو لگ جانے کی وجہ سے شدید بیمار ہوگیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے آمین۔ خاکسار محمد عبدالحق مجاہد امرتسری

مغلپورہ ۔ لاہور

اَلْاَخْبَارُ وَالْاٰرَاءُ

(بقیہ صـ۲)

آزمائشیں رکھی ہیں۔ خصوصاً اِس گھر کے قریب آنے پر تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ چاروں طرف لُوٹ مار کی دُنیا ہے۔ سوائے ریال کے اور کوئی شئے قابلِ ذکر نہیں ہے، ورنہ کیا یہ ممکن نہ تھا کہ دسیوں آدمی جدہ ایئرپورٹ پر یا بندرگاہ جیسے مقامات پر محض مسافروں کی رہنمائی کیلئے موجود رہتے۔ کوئی رضاکاروں کی ملکی یا بین الاقوامی تنظیم ہوتی، اس کے دفاتر اہم مقامات پر موجود ہوتے، ہزاروں گاڑیوں والوں میں سے باری باری ہر روز چند افراد اپنی گاڑیاں لے کر خدمت کے لئے موجود ہوتے کہ کسی بھی جگہ سے آنے جانے والے زائر کو تکلیف نہ ہو۔

کم سے کم وہ بات ہی دکھائی دیتی کہ جس کا قصہ میں امریکہ کے بیان میں لکھ چکا ہوں کہ امریکہ میں ایک آدمی کو نووارد جان کر ایئرکمپنی کا عملہ اسکے ساتھ گائیڈ مقرر کر دیتا ہے اور اس کے لئے خاص انتظامات کئے جاتے ہیں۔ اُس تجربہ سے جو کاروباری اخلاق میرے سامنے آیا اُس سے تو ہمارا ایمانی اخلاق بیسیوں درجہ نیچے ہے ؎

"کاش کہ ہم کبھی اپنے اوپر تبصرہ سار ہوں"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور)

یکم اگست ۱۹۷۹ء صـ۲)

آج ایمانی اخلاق میں امریکہ میں بسنے والے کافروں اور بے راہ روی میں حد سے بڑھے ہوئے دہریوں سے کون لوگ بیسیوں درجے نیچے ہیں؟ افسوس صد افسوس! اُس افضل الرسل فخر اوّلین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے جس نے ایک دُنیا کو مخاطب کرکے یہ اعلان فرمایا تھا اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ یعنی اعلیٰ ترین اخلاق کی تکمیل کے لئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے اور فی الحقیقت جس نے اعلیٰ ترین اخلاق کو اِس شان سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا کہ ایک دُنیا عش عش کر اُٹھی اور آج بھی جس کے معاند مکارم اخلاق کی تکمیل پر اُس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور تعریفیں کرتے ان کی زبانیں خشک ہوتی ہیں۔ اُس افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے طفیل عربوں کی کایا پلٹ گئی تھی اور اُس نے انہیں حُسنِ اخلاق میں انتہائی بلندی پر فائز کر دکھایا تھا۔ اور آج اپنے آپ کو اُسکی طرف منسوب کرنے والے اس پستی میں جا اُترے ہیں کہ اباحت کی زندگی گزارنے والے دہریئے اور پکّے کافر بھی کاروباری اخلاق میں ان سے بیسیوں درجے اُونچے ہیں۔ دل خون کے آنسو نہ روئے تو اور کیا کرے!

اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْاُمَّۃَ
الْقَائِمَۃَ وَاھْدِھَا اِلٰی
صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیْمِ وَارْضِ
عَنْھَا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کے کپڑوں کی رقم چندہ میں دیدی تنزانیہ کے افریقی احمدیوں کا ایثار

ایک خاتون نے ننگے پاؤں چلنے کو ترجیح دی اور جوتی کی رقم چندہ میں دیدی

تنزانیہ کے جنوبی صوبہ جات میں افریقی احمدیوں کی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات

دارالسلام ”میرے بچے اس لئے جلسہ سالانہ پر نہیں آسکے کیونکہ میں نے ان کے کپڑے خریدنے کی بجائے وہ رقم چندہ میں دیدی تھی“۔

یہ بات تنزانیہ کے جنوبی صوبہ جات کے ایک احمدی دوست مکرم سعیدی حمیدی نے مبلغ اسلام عبدالوہاب شاہد کو بتائی۔ مبلغ اسلام نے ان کے بچوں کے جلسہ سالانہ پر آنے کے بارے میں استفسار کیا تھا۔ یہ واقعہ ان بہت سے واقعات میں سے ایک ہے جس سے افریقہ کے تاریک براعظم میں اسلام کے نام پر عظیم روحانی بیداری کا پتہ چلتا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے۔ اس علاقے میں یہ دستور ہے کہ جس علاقے میں ملک کا سالانہ جلسہ ہو وہاں کے احمدی جلسے کے اخراجات برداشت کرتے ہیں۔ تنزانیہ کا نواں اور دسواں جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء اور ۱۹۷۸ء میں جنوبی صوبہ جات کے علاقہ مٹاما (MTAMA) میں ہونا طے پایا۔ یہاں جماعت تھوڑی اور مفلس ہے مگر ان غریب لوگوں نے مسیح پاک کے مہمانوں کی خاطر مدارات کرنے کے لئے دسویں سالانہ جلسے کے موقعہ پر عظیم نمونہ دکھایا۔ ایک مخلص احمدی خاتون امینہ لیمو (AMINA LIMU) کو اس کے خاوند نے جوتی خریدنے کے لئے پیسے دیئے اس نے بجائے جوتی خریدنے کے یہ رقم چندہ میں دیدی اور ننگے پاؤں چلنا بخوشی قبول کیا۔ لولنڈی جماعت کے ایک دوست محمد سعیدی کاسمبورا سے جب ایک دفعہ مبلغ اسلام نے کہا کہ ان کی بس جانے کا وقت ہوگیا ہے تو اس سراپا اخلاص انسان نے جواب دیا کہ بس کا وقت ہو یا نہ ہو میں تو پیدل چلنے والا مسافر ہوں کیونکہ اس طرح جو چند سینٹ بچتے ہیں وہ میں چندہ میں دے دیتا ہوں۔ اس طرح سے اس دوست نے جلسہ کی کامیابی میں حصہ دار بننے کے لئے میل ہا میل کا سفر پیدل طے [illegible] ی سکول کے بچے بھی پیچھے نہیں رہے۔ انہوں نے جنگل سے لکڑیاں لاکر بازار میں فروخت کیں اور یہ رقم چندہ میں دیدی۔

جو لوگ صاحب استطاعت تھے انہوں نے بھی خلوص کے رنگا رنگ پھول کھلائے۔ بعضوں نے ۳۱۳ شلنگ چندہ دیکر اپنے چندے کو جنگ بدر کی مبارک یاد میں سجا کر پیش کیا لیکن جو زیادہ دے سکتے تھے وہ یہاں نہیں ٹھہرے بلکہ انہوں نے چار چار پانچ پانچ سو شلنگ بلکہ اس سے بھی زیادہ پیش کیا۔ مستورات میں سے ہر خاتون نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بابرکت دورِ خلافت ثانیہ کے ۵۲ سالہ دور کی یاد میں ۵۲ شلنگ چندہ دیا۔ بچوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے چھ سالہ بابرکت دورِ خلافتِ اولیٰ کے سالوں کے برابر چھ چھ شلنگ چندہ دیا۔ مشن ہاؤس میں زیر تعلیم طلباء میں سے ہر ایک نے قادیان کے پہلے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد کے برابر یعنی ۷۵ شلنگ چندہ دیا۔ اور اس طرح خلوص اور عشق کے ایسے ایسے پھول کھلائے جس نے فضا کو رنگ اور خوشبو سے بھر دیا۔

طلبہ جامعہ احمدیہ توجہ کریں

موسم گرما کی تعطیلات شروع ہونے سے پہلے طلبا نے جامعہ احمدیہ کو وقفِ زندگی کی تحریک کرنے کے لئے ہدایات دی گئی تھیں۔ جامعہ میں داخلے اگست کے آخر میں شروع ہونے والے ہیں۔ طلبہ اپنی مساعی سے جلد اطلاع دیں اور مؤثر تحریک کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

خاکسار ملک سیف الرحمٰن
پرنسپل جامعہ احمدیہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۰ء میں اللہ تعالیٰ سے علم پاکر یہ پیشگوئی فرمائی:۔

”وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھوگے یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہوتا ہے تاکہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں“ (فتح اسلام)

ہم نے اس پیشگوئی کو نہایت شاندار طریق سے پورا ہوتے دیکھ لیا۔ ہزارہا سعید روحوں کو قبولِ حق کی توفیق ملی اور تبلیغِ اسلام کا کام تمام دنیا میں مسیح موعودؑ کے خدام نے جاری کر رکھا ہے۔ ”صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ“ غلبۂ اسلام کی مہم کو اور تیز کرنے کے لئے حضرت فاتح الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جاری فرمایا ہے۔ اسے مضبوط بنانا دنیا کے ہر حصہ میں رہنے والے احمدیوں کا فرض ہے۔ اپنے اس فرض کو پورا کیجئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہمارا نصب العین

خدمت —— دیانت —— امانت

احباب کی سہولت کے پیش نظر ربوہ میں رہائشی تعمیرات کے لئے ہر قسم کی راہنمائی اور کارکردگی کا ہمارے ہاں خصوصی انتظام ہے۔ کوٹھی، مکانات اور ہر قسم کی بلڈنگز جدید ترین ڈیزائن کے مطابق ماہرین تعمیرات کی نگرانی میں مقابلۃً ارزاں نرخوں پر تعمیر کے لئے ہمیں موقع دیجئے۔

علاوہ ازیں ہر قسم کی جائیداد، مکان۔ دکان۔ کوٹھی۔ اراضی زرعی و سکنی کے لین دین کا اطمینان بخش انتظام ہے اور اس سلسلہ میں مالکانہ حقوق و رجسٹری وغیرہ بھی ہمارا اخلاقی فرض ہے۔

ازراہ کرم ہمیں خدمت کا موقع دیجئے۔ انشاء اللہ آپ ہماری معیاری خدمت، اعلیٰ کارکردگی اور مثالی جذبۂ دیانت و امانت سے یقیناً متاثر ہوں گے۔

آپ کا بے حد مخلص۔ شریف احمد جاوید بھٹی (پروپرائٹر)

ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز (رجسٹرڈ)
ریلوے روڈ ربوہ
رحمت بازار

فون نمبر ۵۲۱ ؛ فون گھر نمبر ۴۳۱

لیڈی ڈاکٹر متوجہ ہوں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زنانہ حصہ کے لئے دو لیڈی ڈاکٹروں کی آسامیاں منظور ہیں لیکن ان میں سے ایک عرصہ سے خالی پڑی ہے۔ اب لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کے لمبی رخصت پر جانے کی وجہ سے دوسری آسامی بھی عارضی طور پر خالی ہوگئی ہے۔ جس کی وجہ سے زنانہ مریضوں کو بہت دقت کا سامنا ہے۔ سلسلہ کی خدمت کا جذبہ رکھنے والی لیڈی ڈاکٹر بہنوں سے خاکسار یہ گزارش کرتا ہے کہ وہ سلسلے کے ہسپتال کے لئے اپنی خدمات پیش فرمائیں۔ تنخواہ انجمن کے مقرر کردہ سکیل کے مطابق دی جائے گی۔

(قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

قائدین علاقہ و اضلاع و مجالس

شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے تجاویز جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ آخری تاریخ ۵ ستمبر ہے۔ (معتمد مرکزیہ)